منشور محمدی
بنگلور

منشور رسولان مسیحا بخاتم ۔ باخاتم دمہر آمدہ منشور محمدؐ ۔ توریت بلاتوریہ انجیل بانجیل گویاں صفت سیرت سرور محمدؐ

نمبر ۲۹ | مطبوعہ ۵ شوال المکرم سنہ ۱۳۱۱ھ روز شنبہ | جلد ۱۹

یہ اخبار عشرہ وار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہے قیمت سالانہ بحساب ۵ روپیہ مع محصول ڈاک بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم دفتر منشور محمدی بنگلور

قبول اسلام

(دہلی میں)

۲۶ رمضان المبارک روز جمعہ کو دو ہندو مشرف باسلام ہوئے۔ (وکیل نمبر ۱۱ جلد ۱۲)

(راندیر میں)

جناب مولوی حاجی یوسف صاحب راندیر سے تحریر فرماتے ہیں کہ یہاں دو بت پرست قوم ہنود سے مشرف باسلام ہوئے ایک کا نام عبداللہ دوسرے کا دین محمد رکھا گیا۔

(اجمیر میں)

۲۶ رمضان المبارک روز جمعہ کو ایک عورت تخمیناً ۲۵ سالہ مذہب عیسائی کو ترک کرکے مشرف باسلام ہوئی جسکو شیخ عبداللہ صاحب ٹھیکہ دار نے کلمہ تلقین کیا۔ (مہر نمبر ۱۲ جلد ۱۵)

(سہارنپور میں)

۲۱ اپریل سنہ ۹۳ مطابق ۴ شوال سنہ ۱۳۱۰ جمعہ کی نماز کے بعد ایک نوجوان ہندو مشرف باسلام ہوا۔

(میرٹھ میں)

جناب سکرٹری انجمن اسلامیہ خبر ضلع بلند شہر اخبار یونہ دی کہنا دنمبر ۷ جلد ۱۴ کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ چھاؤنی میرٹھ میں ولیم نامی انگریز سپاہی مشرف باسلام ہوا۔

(اجمیر میں)

جناب الہ دین صاحب واعظ تحریر فرماتے ہیں ۲۶ رمضان روز جمعہ کو ایک شخص قوم کھتری مذہب آریہ بعد مناظرہ و مباحثہ عین مجمع وعظ میں مسلمان ہوا۔

(آگرہ میں)

عید کے روز ایک عیسائی باشندہ مرزا پور مولانا دوست محمد خاں صاحب کی خدمت میں حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوا۔

(وفادار نمبر ۱ جلد ۱۴)

وفات حسرت آیات مولوی عبید اللہ صاحب مصنف تحفۃ الہند

اسلام کی اشاعت سے دلچسپی رکھنے والوں اور دین حقہ کی اشاعت چاہنے والوں کو غالباً مولوی عبید اللہ صاحب کے وفات سے نہایت صدمہ اور قلق گزریگا۔ اور مدت تک یہ غم اونکے دلوں سے نہ بھولیگا

مولوی صاحب ممدوح ابتداءً ایک شریف خاندان کے ہندو تھے بعد تحقیق کامل اپنے مذہب سے بیزار ہوگئے اور دین اسلام قبول کیا۔ بعد اسلام قبول کرنے کے اپنے ابنا جنس کی خیر خواہی کے خیال نے انکو مجبور کیا کہ اپنے دوست اقارب اور دیگر ہندوں کو بھی طریق مستقیم کی ہدایت کریں اور اپنی اس کوشش میں پورے طور سے کامیاب ہوئے۔ اور ہندوں کی بڑی تعداد کو مشرف باسلام کیا۔ ہندوں کے رد میں جو لاجواب اور بے نظیر کتابیں تحفۃ الہند اور حجۃ الہند مشہور و متعارف ہیں آپ ہی کی تصانیف ہیں۔ اخیر زمانہ میں آپنے قرآن مجید کی ایک فہرست بھی لکھی جس میں ایک قسم کے مضامین کو یکجا کیا ہے۔ ۷۸ برس کی عمر اور نہایت ضعیف و ناتوان ہوگئے تھے۔ انتقال سے چند روز پہلے درد قولنج ہوکر تکلیف رہی اس عرصہ میں جو احباب ملاقات کو آتے انسے بھی خواہش فرماتے کہ دعا کرو اللہ تعالیٰ مجھپر عذاب نکرے۔ خوف الٰہی اسقدر طاری ہوا تھا کہ اکثر یہ کلمہ زبان سے نکلتا تھا اور انتقال سے پہلے یہ وصیت فرمائی کہ مجھکو دو میں لے لینا تاکہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ادا ہو جاوے اور مساکین سے بہت مروت و سلوک رکھنا کیونکہ حضرت مساکین سے نہایت محبت تھی۔ انتقال سے پہلے فرمایا کہ مجھکو وضو کراؤ کہ اپنے لئے دعا کروں۔ پھر تیمم کرایا گیا پھر ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگی اللھم اغفر وارحم۔ کلمہ توحید موت کے چند منٹ پیشتر تک زبان پر جاری رہا۔ آخر شب ۱۰ شعبان روز یکشنبہ کے شام کو سوا چار بجے ریاست گوالیار میں جہاں مشرف باسلام ہوئے تھے وفات پائی اور بعد دیکھنے ہلال رمضان کے قبر میں لٹائے گئے۔ قریب تین سو آدمی شامل جنازہ تھے۔ تمام اقربا بی مولوی صاحب مرحوم کو اور خصوصاً جناب صبغۃ اللہ صاحب برادر زادہ مرحوم کو جنہوں نے چھتیس برس اپنے عم عزیز کی خدمتگزاری صرف کئے خدا صبر عطا فرماوے۔

امریکن اسلام مشن

جناب محمد الگزانڈر رسل ڈوب صاحب بڑے زور و شور سے اشاعت اسلام کے کام کو امریکہ میں شروع کردیا ہے۔ جناب منشی بدرالدین بن عبداللہ صاحب فورجی پی متوطن بمبئی کو جو تار آیا اوس سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہونچ چکا ہے۔ کہ وہ اخبار جس کے شائع کرنے کی تجویز تھی جاری کردیا گیا ہے۔ منشی صاحب ممدوح نے یہ بھی اطلاع دی ہے کہ انہوں نے مجلس کی اجازت سے تین قسط کرکے پندرہ ہزار روپیہ ڈوب صاحب کے پاس اشاعت اسلام کی ضرورتوں میں خرچ کرنے کی غرض سے ارسال کردیے ہیں۔ کاش اگر اہل اسلام اس امر کیطرف پوری توجہ کریں اور خاطر خواہ مبلغ فراہم ہوجاوے تو امریکہ میں اسلام کی اشاعت میں نہایت آسانی ہو اور بہت سے بے دین اسلام کے برکات سے مالا مال ہوجاویں مسلمانوں کو ضرور اس امر میں سعی و کوشش کرنا چاہیے ڈوب صاحب نے "مسلم ورلڈ پبلشنگ کمپنی" کے نام سے ایک جماعت قرار دی ہے اور مندرجہ ذیل اشتہار شائع کیا ہے۔ مسلم ورلڈ پبلشنگ کمپنی نے اپنے دفاتر اور امریکن محمدن ہیڈ کوارٹر کو بمکان نمبر ۴۵۸ وسٹ ۱۲۰ سٹریٹ نیویارک میں قایم کیا ہے۔ آیندہ سے تمام اخبارات کتابیں اور خطوط امریکہ

مشن یا مسلم ورلڈ کے لئے اس پتہ سے ہونا چاہیے

مسلم ورلڈ پبلشنگ کمپنی نمبر ۴۵۸ ویسٹ ۲۰ سٹریٹ

نیویارک۔ین وی۔

Moslem World Publishing Co.)

No. 458 West 20th Street

New York N.Y.

United States of America

تمام خطوط جو خاص جنرل مانیجر کے لئے ہوں انکا پتہ یہ ہونا چاہیے۔

Mohammed Alexander

Russel Webb

No. 458 West 20th Street

New York N.Y.

United States of America

تمام تار برقیاں پبلشنگ کمپنی یا جنرل مانیجر کے لئے اس پتہ پر ہونا چاہیئے۔

ڈفنیڈو نیویارک

"Definido, New York"

مشرق کے تمام حصوں کے مسلمانوں کو جو امریکہ آویں محمڈن ایڈوکیٹ یا صدر مقام کو جانا چاہیئے جہاں وہ آرام بخش کرے اور تمام قسم کے ضروریات جو انکے مذہب کے دستور ملزم رہیں پا سکیں گے۔

کتب خانہ عام کے لئے کتابوں کے عطیات اور ریڈنگ روم کے لئے اسلامی اخبارات اور رسالے تمام زبانوں کے خوشی سے قبول کیے جاوینگے اور وہ "مسلم ورلڈ" میں اسکی رسید دی جاویگی۔

ممالک مشرقیہ کے مسلمان جنکو امریکہ سے تجارتی تعلقات قایم کرنا ہو یا کسی کمپنی کے حقیقت اور حالی حالت کے بابت کوئی بات دریافت طلب ہو تو وہ سید یا مسلم ورلڈ کے جنرل مانیجر کو لکھیں جو بغیر کسی اجرت کے امور مستفسر سے مطلع کرینگے۔

لورپول کے حالات

جناب ڈبلیو ایچ۔ عبداللہ کوئیم صاحب پریسیڈنٹ مسلم انسٹیٹیوٹ جو دو مہینہ سے سفر میں تھے بخیر و عافیت داخل لورپول ہو گئے ہیں۔ انکا منزل مقصود فرانکو تھا جہاں وہ آن مسلمان تاجروں کے طرف سے جو انگلستان میں ہیں کچھ ضروری امور کے سرانجام دینے کو گئے تھے۔ وہ جبرالٹر جبل الطارق میں اترے اور وہاں سے اسپین یعنی اندلس کی سیر کی جہاں پر اسلامی بادشاہت عرصہ دراز تک قائم تھی اور جہاں پر مسلمانوں علوم و فنون میں ترقی کامل کر کے سارے یورپ کی استادی کا فخر حاصل کیا تھا یہ تمام سیر انہوں نے ایک گھوڑے پر تن تنہا صرف ایک رہنما کی مصاحبت سے کی۔ پھر وہ مراکو کے عازم ہوئے اور وہاں سے مقامات کی سیر کی اور جانب جنوب میں بڑھتے گئے۔ قبل ہے کہ اس سے قبل کسی یوروپین کو اتفاق نہیں ہوا تھا۔ چودہ پندرہ گھنٹے بھی انکو زین پر گزارنے پڑے مگر گھوڑے کی سواری کے پورے عادی ہونے کی وجہ سے ان کو زیادہ دقت نہیں ہوئی۔ مراکو میں پہنچ زبان بہت کام نکلا اور جہاں اس سے کام نہ نکلا وہاں عربی سے کام لیا۔ وہ فرنکے تو معلوم ہوا کہ شہر میں کسی مرض متعدی کا دورہ ہے اس وجہ سے داخل

ہیں ہوئے بہت سے عمائدین شہر نے ان سے یہیں
ملاقات کی اور یونیورسٹی نے ڈاکٹر آف مسلمان لا"
کا خطاب عطا کیا۔ انہوں اپنے اس سفر میں مسلمانوں کی
طرز زندگی کے متعلق بہت سے معلومات حاصل کئے ہیں اور لندن
کے ایک اخبار میں "مسلمان جیسے وہ ہیں" کے عنوان ایک
مضمون شائع کرائیں گے۔ اور پھر ایک مضمون "اندلس کی سیر"
کے عنوان اس کے ساتھ ملحق کریں گے۔ ان کے غیر حاضری کے زمانہ
میں بردہام ٹریس کے مسلمانوں کی حالت میں کچھ تنزل نہیں
ہوا بلکہ دو مکانات اور خرید کئے گئے اور ایک زنانہ
سکول کھولا گیا۔ مردانہ سکول دن بدن ترقی کر رہا ہے
اور ٹرانسوال واقع افریقہ سے بھی ایک طالبعلم آیا ہوا
ہے جسکی تعلیم کتب مقررہ کے مطابق ہوگی۔

کتب سماویہ میں حضرت نبی آخر الزماں کی بشارت

قولہ میرا برگزیدہ یہ صاف لفظ محمد و مجتبیٰ و مختار کا ترجمہ
ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جیسے یہاں پر ہمارے
حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف
عدیدہ بیان کئے گئے ہیں ویسی ہی آپکا نام نامی اسم
سامی بھی مندرج تھا۔ اور اشعیاہ نبی نے بعینہ نام بشارت
دیا تھا۔ لیکن بدخواہوں نے پہلے نام اوڑا دیا اور اس
کے بعد ترجموں میں علم کو وصف کے ساتھ ترجمہ کر کے
خاص کو عام کر دیا۔ اور اس سے اپنے کو تحریف
الکلم عن مواضعہ کا پورا مصداق بنایا اور یہ رسائی
کچھ اسی مقام پر نہیں ہوئی ہے بلکہ بائبل کے اکثر مقام پر
یہ کارستانی کی گئی ہے مثلاً فارقلیط کو کمفارٹر یعنے

تسلی دینے والا کر دیا۔ اور احمد کو ڈزائرآف آلیشن
یعنے مرغوب الاقوام کر دیا اور محمد کو عشق انگیز لکھدیا اور
سلع کو چٹان بنا دیا معاذ اللہ

گئے بولیں عقیق اور نگینی لعل ٹھیرا دیں
یہ ناشاعر مرے ہونٹوں کے کیا کیا نام دیتے ہیں

قولہ جس سے میرا جی یعنی ہے قرآن شریف میں لکھا ہے
لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک۔ یعنے
خدا اون مسلمانوں سے بھی راضی ہے جو آپکے بیعت
کرتے ہیں چہ جائیکہ آپ سے اور ارشاد ہوتا ہے ولسوف
یعطیک ربک فترضی یعنے تم کو خدا ایسی ایسی نعمتیں
و کرامتیں دیگا کہ تم راضی ہو جاؤ گے اور آپکے سچے
پیروی کرنیوالوں کی شان میں فرمایا ہے رضی اللہ
عنہم و رضوا عنہ یعنے خدا اون سبھوں سے راضی ہے
اور وہ لوگ بھی خداوند تعالیٰ سے راضی ہیں۔ غرض اس طرح
سے خداوند تعالیٰ ہمارے حضرت نور الاسلام اور اونکی
متبعین کرام سے راضی ہے جس سے یہ مضمون ہوا ہو۔ اپنر
صادق آتا ہے۔

قولہ میں نے اپنی روح اس پر رکھی۔ قرآن مجید میں
لکھا ہے۔ اوحینا الیک روحا من امرنا میں نے
روح کو اپنر رکھا اور قرآن اونکے پاس بھیجدیا۔

قولہ وہ قوموں کی درمیان عدالت جاری کریگا
الی آخرہ مسند دارمی میں کعب رضؓ سے روایت ہے
فی السطر الاول محمد رسول اللہ عبدی المختار لا فظ
ولا غلیظ ولا صخاب فی الاسواق ولا یجزی بالسیئۃ
السیئۃ ولکن یعفو ویغفر مولدہ بمکۃ و

وهجرته بطيبة وملكه بالشام وفى السطر الثانى
محمد رسول الله امته الحمادون يحمدون الله فى السراء
والضراء يحمدون الله فى كل منزلة يكبرون على
كل شرف یعنے بائبل کے مقام پر پہلے ہی سطر میں لکھا ہوا
ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا برگزیدہ
بندہ ہی اور وہ سخت اور تند مزاج نہیں ہی۔ اور بازاروں
میں چلاتا نہیں اور نہ برائی کا بدلہ برائی دیتا ہی بلکہ معاف
کرتا اور بخشدیتا ہی اونکی پیدائش کی جگہ مکہ ہے اور ہجرت
کی جگہ طیبہ یعنے مدینہ ہی اور انکا ملک یعنے جاے
حکومت وسلطنت شام ہوگا اور دوسری سطر میں لکھا ہی
کہ محمد رسول اللہ اونکی امت بڑی ہی حمد کرنیوالی ہوگی۔
ہر رنج وراحت میں خداوند تعالی کا شکر وحمد کرتے رہینگے
اور ہر منزل اور ٹیلوں پر اسکی تکبیر وبڑائی کرینگے۔
پس دیکھیے یہ اوصاف کیسے صاف صاف ہمارے بشیر
ونذیر علیہ الصلوۃ والسلام میں پائے جاتے ہیں
اور پھر یہ مضمون کہ پہلے ہی سطر میں یہ لکھا ہی کہ مطابق
ہی کہ اشعیا کے ۴۲ باب کے اول ہی سطر میں یہ مضمون لکھا
ہی پس مطابقت اسکو کہتے ہیں نہ جیسا کہ پادری لوگ عمانوئیل
سے حضرت عیسیٰ کو ثابت کرتے ہیں ایسی صاف وکھلی
بشارت پر جو لوگ ایمان نہیں لاتے وہ بیشک یعرفون
کما یعرفون ابناءهم وان فريقا منهم ليكتمون الحق
وهم يعلمون میں اپنے کو داخل کرتے ہیں۔
قولہ خداوند کے لئے ایک نیا گیت گاؤ اس سے بلاشک
قرآن شریف مراد ہی کیونکہ توریت اور زبور تو گویا پرانی
گیت ہوچکی اور انجیل میں کوئی نئی گیت نہیں پائی جاتی

ہاں نغمہ جدید اسی قرآن مجید ہی میں پایا جاتا ہے۔ نہایت
خوش الحانی سے پڑھنے کا حکم ہوا اور اس میں خداوند تعالے
کی عظمت وجلال کا ایسا بیان ہی جو کسی کلام میں پایا نہیں
جاتا چنانچہ اس کا بیان کچھ رسالہ البیان لفصاحۃ القرآن
میں کیا گیا ہی من شاء فليرجع اليها۔ (باقی آئندہ)

ایک سائل نجات اور جناب مسیح علیہ السلام

عیسیٰ نے کہا نیک تو عیسے بھی نہیں ہے
ہاں نیک ہی تو ایک خداوند متیں ہے
زنہار تو ای شخص مجھے نیک نہ کہنا متی ۱۹ باب ۱۷
خورشید کی نسبت بھلا ذرہ سے کہیں ہے
اسطرح سے فرما کے شہنشاہ دو عالم
کہنے لگے گر تجھکو تلاش رہ دیں ہے
عیسے علیہ السلام
موسیٰ کی شریعت میں لکھا ہی جو ای پیارے
تقلید کر اسکی کہ یہی راہ یقیں ہے
متی ۱۹ باب ۱۸-۱۹
سائل نے کہا یہ تو میں کرتا ہوں سدا سے
اب میرے لئے واقعی کیا خلد بریں ہے
متی ۱۹ باب ۲۰
فرمایا تمسک ہے نجات ابدی سے
ایمان سلامت ترا از فتنہ وکیں ہے
لیکن جو تو کامل بننے سب چھوڑ زر ومال
متی ۱۹ باب ۲۱
میری طرح آزاد ہو۔ یہ حصن حصیں ہے
از ہوز اردنفای
سائل کو ہی دنیاے دنی سے جو محبت
غمگیں ہوا سو اسطے دولت کا یقیں ہے
ای دوستو انصاف تو فرماؤ خدارا متی ۱۹ باب ۲۲
جو نیک نہ کہلاے وہ غفار ومسیں ہے
عیسے جو خدا ہوتے تو اس طرح نہ کہتے

ای پادریو سوچ لو گر عقل ذہیں ہے
تثلیث سے ہوتی جو نجات بنی آدم ؑ
وہ صاف بتاتا جو ہدایت کا کیگئی ہے
گر خونِ مسیحا مری جرموں کی غذا تھا
تصریح یہاں اوسکی نہ ایماء جبیں ہے
واللہ و تثلیث کا عیسائی ہے قائل
یہ یاد عطا رکھ کہ وہ عیسائی نہیں ہے

راقم سید غلام مولا عطا از بوداہیری۔

بقیہ ہندوستان میں اسلام کی اشاعت کیونکر ہوی

آج کل ہندوستان کے مسلمانوں کا جوش زیادہ تر ایسی باتوں کے رد کرنے میں صرف ہوتا ہی جو عیسائی اسلام کے برخلاف لوگوں کو سکھاتے ہیں۔ اس لئے مسلمان واعظوں کا کام بجائے اشاعت کے زیادہ تر اسلام کے بچاؤ کرنے کا رہ گیا ہی۔ بعض واعظ ایسے لوگوں میں مذہبی نجیگی پیدا کرنے کی طرف رجوع ہوئے ہیں جنمیں اسلام کی بنیاد تو پڑ گئی ہے لیکن مضبوط نہیں ہے۔ بعض اس پر کمر ہمت باندہتے ہیں کہ اپنے جاہل ہم مذہبوں کے ذہن سے ہندوانی تعصبات دور کریں اور زیادہ پاک صاف عقائد انکے دل نشین کریں۔ اکثر موقعوں پر اس قسم کی کوششیں قدیم دعات اسلام کے ادہورے کاموں کو پورا کرنے کیواسطے کیجاتی ہیں۔ بعض جگہہ دعات اسلام نے لوگوں کو مسلمان تو کر لیا۔ لیکن پختہ طور پر نہ کر سکے چنانچہ ایسے نومسلم موجود ہیں جو مسلمان کہلائے جاتے ہیں۔ لیکن درحقیقت آدہے ہندو ہوتے ہیں۔ ہندوؤں کے طرح ذات کی قیدیں تسلیم کرتے ہیں اور ان کے تہواروں میں شریک ہوتے ہیں بہت سی بت پرستی کی رسمیں ادا کرتے ہیں۔ بعض اضلاع میں جیسے میوات یا گڑگاؤں ہیں ایسے صدہا مسلمان ملینگے جو اپنے مذہب کے بجز نام کے مطلق واقفیت نہیں رکہتے۔ نہ اُن کی ہاں مسجدیں ہیں اور نہ وہ کبھی فرائض مذہب ادا کرتے ہیں۔ یہ حال خاصکر دیہات اور ایسے مقامات کا جو دیندار مسلمانوں کی بستیوں سے دور جا پڑے ہیں لیکن بڑے شہروں میں علماء دین کی وجہ سے عوام کے دل سے بہت سے دیرینہ تعصبات دور ہو جاتے ہیں اور انکی مذہبی زندگی زیادہ عقل اور پاکیزگی کے ساتھ بسر ہوتی ہے۔

چند سال کا عرصہ ہوا کہ ہندوستان کے مسلمانوں میں خاص کر ایک تحریک ہوی جس سے مذہبی امور میں زیادہ تر پابند شرع ہونے کی کوشش کی گئی۔ کرسچن مشن کے مدارس کا اثر بہت کچھ اس طرح سے پڑا کہ بعض نوجوان مسلمان اپنے دین کی تحصیل کیطرف متوجہ ہوے اور اُن میں مذہبی جوش بھی اسی انداز کا پیدا ہوا جیسا عیسائی مشنریوں میں ہوتا ہی۔ تعلیم کے عام ہونے سے مذہبی اصول عموماً زیادہ عقل کے ساتھ سمجھے جانے لگے ہیں۔ دینیات کی معلموں کے کثرت ایسے اضلاع میں بھی ہوگئی ہے جنکی پہلے کوئی خبر تک نہ لیتا تھا۔ اصلاح مذہب کے واسطے تحریکیں (خواہ وہ کسی غرض سے ہوں) ملک کے ہر حصہ میں دریافت ہوتی ہیں۔ غدر کے بعد پنجاب کی مشرقی اضلاع میں اسی قسم کی ایک تحریک ہوی اور وہاں کے لوگوں میں مذہب کو گویا دوبارہ زندہ کیا۔ ان تمام اضلاع میں شہر شہر واعظ پھرتے تھے

مسلمانوں کو بت پرستی کی باتیں ترک کرنے
کی ہدایت کی جاتی تھی۔ اور اسلام کی عمدہ باتیں
انکو سکھائی جاتی تھیں۔ ان کوششوں کا نتیجہ یہ
ہوا کہ وہاں کے ہر ایک ایسے گانوں میں جہاں مسلمانوں
کے پاس تھوڑی بہت بھی زمینیں تھیں مسجدیں تیار
ہوگئیں۔ اور ایسی بے دینی کی باتیں جو علانیہ کیجاتی
تھیں ترک کردی گئیں۔ راجپوتانہ میں بھی دیہاتی
قومیں جو وقتاً فوقتاً مسلمان ہوئی تھیں۔ شرع کی
زیادہ پابند ہوگئی ہیں اور فرائض مذہب کو اوقات
معینہ پر ادا کرتی ہیں۔ بعض قدیم رسوم جو ہندوؤں
کے ساتھ شریک ہوکر پوری کیجاتی تھیں اب متروک
ہوگئی ہیں چنانچہ مراثی لوگ اب شادی بیاہ میں
بجائے بھیروں کی رسم ادا کرنے کے نکاح باندھتے
ہیں اور جنگلی سور کے گوشت سے بھی پرہیز کرتے ہیں

(باقی آئندہ)

کارخانۂ پیسہ اخبار لاہور کی نادر جنتری
بابت سنہ ۱۸۹۳ء

یہ جنتری جس سے اس کے مرتب منشی محبوب عالم صاحب اڈیٹر پیسہ اخبار
لاہور کی ذہانت ذکاوت فطانت اور بارکشی کا پورا ثبوت ملتا
ہے اور جو چار سال سے پیہم بڑے اہتمام و انتظام سے چھپا کرتی ہے
اس سال بھی شائع ہوئی ہے۔ علاوہ اس کے کہ سنون عیسوی ہجری الٰہی
فصلی بنگلہ پرسپٹہ بکرمی کی تاریخیں مندرج ہیں نہایت عمدہ عمدہ اور
کارآمد معلومات کا ذخیرہ اور جدید تازہ اور مفید باتوں کا خزانہ
اقطاع و امصار مختلفہ کی عجیب و غریب کیفیتوں سے لبریز ہے۔
کاشتکاروں کے لئے علم نجوم کی ہدایت ہندوستان کے بڑے
بڑے شہروں کے وقت کا اختلاف۔ بارہ سو برس کی جنتری۔
ہمیشہ کی جنتری۔ ہندوستان کے بعض بڑے بڑے مقامات کے نرخ
مقامی اور ارتفاع وغیرہ امور درج کئے گئے ہیں
ملک کے متعلق ہدایتیں۔ بعض مشہور بیماریوں کے علاج۔ مفید جداول
متعلق تنخواہ و سود وغیرہ۔ لطائف۔ ظرائف۔ علم نجوم کے متعلق
نکات۔ بعض مشاہیر کی حالات۔ ڈاکخانہ کے قواعد وغیرہ۔ دنیا کے بڑے
بڑے ممالک کے رائج الوقت سکے۔ نقشہ محصول اسٹامپ عدالت۔ اہل اسلام
و اہل ہنود کے مذاہب کے مطابق حصص وراثت۔ چند دلچسپ فسانے دنیا
کی بڑی بڑی سلطنتوں کی آبادی رقبہ پایہ تخت طریق حکومت
موجودہ حکمران سنہ تخت نشینی اور خطاب۔ فہرستہای تعطیلات
محکمہ جات سرکاری وغیرہ وغیرہ بہت سے امور ایسے داخل کئے گئے
ہیں جو نہایت کارآمد اور سودمند ہیں۔ ہر تاریخ کے مقابل ایک
قول حکماء۔ عقلاء فضلاء اور صلحاء کے قیمتی اقوال سے لکھا گیا ہے
جو سراسر کسب فضائل کا چشمہ اور عقل و خرد کا گنجینہ ہیں۔
قیمت اسکی مع ضمیمجات کے عمدہ بلا ضمیمجات ۸ رہے اور مصنف سے
مل سکتی ہے۔

بقیہ دنیا فانی ہے

سکندر نے سارے جہان پر بادشاہت کی
اور پھر بھی افسوس کیا کہ ہائے اب اور دنیا بھی باقی
نہیں کہ جسکو فتح کروں۔ بڑا جبار اور قہار بادشاہ
ہوا لیکن موت کی چھری پر اس نے بھی بھیڑ کی طرح
گلا رکھدیا۔ اس کے مقابلہ میں نہ پیدل کام آئے نہ
سوار اور نہ خود سکندر کی فوجی و دوراندیشی
یا تدبیر چل سکی۔
نپولین نے یورپ میں زلزلہ ڈال دیا۔ ایک

سپاہی سے بڑھا اور شہنشاہی تک لمبے قدموں
پہونچا، دشاؤں کے منھ پھیر دئے۔ لڑائی پیشہ قوموں
کو زیر دکھائی لیکن آخر کار جب وقت برابر ہوا خود بھی
زمیں کی گود میں چپکے سے سو گیا سکندر کا زور اور
نپولین کا شور موت کے کانوں کے لئے مچھر کی آواز سے
زیادہ بے اثر ثابت ہوا۔

سقراط نے ایک عالم کو تسخیر کیا یونان کی پیاسی
زمین پر علم کا گولا دھار مینھ برسایا۔ سب کو پڑھایا۔
سکھایا۔ لیکن موت کے طالب علم کو ایک سبق بھی نہ دے
سکا۔ وہاں کچھ منطق نہ چلی آخر کار اس کے قدموں پہ
گر کر جان دی۔

افلاطون نے یونانی حکمت کو کیسا چمکایا۔ دوامی شہرت
حاصل کی جس سے آج تک اس کا نام زندہ ہے۔ لیکن موت سے
بچ نہ سکا۔ مٹکے میں بھی چھپا مگر جان دیتے ہی بنی۔
اہل مصر۔ رومۃ الکبری کی رونق۔ برکت اور عظمت
فنا کو لبھا نہ سکیں زمانہ سے ایسی صاف ہوئیں کہ سوائے کتابوں
کے صفحوں کے اور کہیں انکا پتہ نہیں۔ یونان کی چمک دمک
بھی اسی گھاٹ اتری۔ سب خواب و خیال ہو گئے
اور جو کچھ اب موجود ہے اسکو بھی کسی زمانہ میں اور یہی
خواب و خیال ہو جانا لازمی جانے ہو۔ ہر کمال کے ساتھ زوال
لگا ہوا ہے شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

دنیا عجیب سرائے فانی دیکھی
ہر چیز یہاں کی آنی جانی دیکھی
آکر جو نہ جائے وہ بڑھاپا دیکھا
جا کر جو نہ آئے وہ جوانی دیکھی

جس چیز کو یہاں دیکھیے وہ فانی ہے۔
آبادی بھی اس جہاں کی ویرانی ہے
سب بیٹھے ہیں اس بزم میں اٹھ جانیکو
ہر جمع کا انجام پریشانی ہے

(باقی آئندہ)

باقیداروں سے التماس

آٹھ مہینے گزر چکے اور سال قریب الاختتام ہے
مگر ابتک بڑی تعداد خریداروں نے قیمت اخبار جسکا ابتدائی
سال میں ادا کیا جانا ضروری تھا نہیں ادا کیا۔ گو
قیمتیں خریداران اخبار سے وصول ہوئیں مگر تاہم ان
صاحبوں کی تعداد جنھوں نے قیمتیں نہیں ادا کیں بڑی ہے

امید ہے کہ بہت جلد یہ اصحاب توجہ کریں گے۔ منشور محمدی
پر ایسے ایسے سخت صدمات گزرنے کے باوجود
بھی انکا یہ تساہل اور بے توجہی بڑی بے ہمتی کی بات
ہے۔ اُن لوگوں کو بھی ضرور توجہ کرنی چاہیئے کہ جن کے
ذمہ سالہائے گزشتہ کی قیمت باقی ہے۔

معذرت

اخبار کی اشاعت میں جو بے ضابطگی واقع ہوئی وہ بے وجہ اور بے سبب
نہیں کاتب علالت کیوجہ سے۔ اب ہمنے اسکا بندوبست کیا ہے انشاء اللہ تم اخبار برونتا

مطبع بحر الاسلام معسکر بنگلور میں محمد شریف کے اہتمام سے چھپا